❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں

(خلافتِ ثالثہ ورابعہ کا تذکرہ)

(تقریر نمبر 2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

(النور:56-57)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

سامعین! مجھے آج خلافتِ راشدہ کے خلاف شازشوں پر روشنی ڈالنی ہے۔ خلافتِ اولیٰ وثانیہ کے خلاف سازشوں کا ذکر مَیں الگ تقریر میں کر آیا ہوں۔ اِس وقت مَیں حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے اَدوار میں ہونے والی سازشوں کا ذکر اختصار سے کروں گا۔

حضرت عثمانؓ کے خلاف فتنہ وسازش

سامعین! حضرت عثمانؓ کی خلافت کے پہلے پانچ چھ سال نہایت امن وامان اور خوشحالی سے گزرے۔ بہت سی فتوحات مسلمانوں کو حاصل ہوئیں اور اسلام کے کئی ایک عظیم کارنامے سرانجام دیئے گئے۔ لیکن اسلام کا یہ زرّین ستارہ پوری آب وتاب کے ساتھ درخشاں نہ ہونے پایا تھا کہ ناتربیت یافتہ نومسلم اور حاسدین اور دشمنانِ اسلام کی طرف سے سازشوں اور فتنوں کی یورش ہوئی۔ دشمنانِ اسلام نے اسلامی یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کے لیے فتنہ وفساد کی ایسی آگ بھڑکائی جو کسی کے روکے نہ رک سکی۔ اسلامی مرکزیت یعنی خلافتِ راشدہ کے نظام کو تہس نہس کرنے کے لیے شرپسند عناصر نے ہر چہار طرف سے حضرت عثمانؓ کے خلاف ایسا محاذ کھڑا کیا کہ بالآخر حضرت عثمانؓ بے دردی کے ساتھ شہید کر دیئے گئے۔ اس فتنہ کو سب سے زیادہ بھڑکانے والا بلکہ بانی مبانی ایک نومسلم یہودی عبد اللہ بن سبا تھا۔ یہ شخص صنعاء کا رہنے والا تھا، بڑا مکار اور سازشی تھا۔ چونکہ یہودی مذہب پر رہ کر اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا، اس لئے اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر حضرت عثمانؓ، بلکہ درحقیقت اسلام کی قوت، کو نیست ونابود کرنے کی ایک بہت بڑی سازش کی۔

ابن سبا نے سب سے پہلے بنی ہاشم اور اہلبیت کا حامی ہونے کی آڑ لے کر حضرت عثمانؓ کے خلاف زبردست پروپیگنڈا شروع کیا۔ سادہ لوح اور نئے نئے اسلام میں داخل ہونے والے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے اور اُمّتِ مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے کے لئے کئی ایک گمراہ کُن عقائد گھڑ لئے۔ مثلاً یہ بات کہ لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئیں گے تو وہ اس بات کو جھوٹ سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے :اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ اس لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰؑ کی بہ نسبت لوٹنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اس کے بعد وہ کہنے لگا کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی حضرت علیؓ ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر عمل نہیں کیا اور آپؐ کے وصی کے حق کو غصب کر کے اُمّتِ اسلامیہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے بعد وہ مسلمانوں سے یہ کہنے لگا کہ عثمانؓ نے خلافت پر ناحق قبضہ کر لیا ہے۔

چنانچہ یہ شخص لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے عثمانی عُمّال وحکام کی سختیوں اور بد عنوانیوں کی من گھڑت داستانیں گھڑ کر مشہور کرواتا اور حضرت عثمانؓ کی کنبہ پروری کے فرضی قصّے بیان کر کے ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کو ان کی مخالفت پر اُبھارتا رہا۔ ایرانیوں نے ابن سبا کی تحریک کی حمایت کی۔ ان حالات کی اطلاع جب حضرت عثمانؓ کو ہوئی تو آپؓ نے سب عُمّال کو لکھا کہ حج کے موقع پر اکٹھے ہوں تا مشورہ کر کے اس فتنہ کی بیخ کنی کا انتظام کیا جائے۔ جملہ عُمّال نے اگرچہ حضرت عثمانؓ کو اسے سختی سے کچل ڈالنے کا مشورہ دیا مگر حضرت عثمانؓ نے اس مشورہ کو قبول نہ فرمایا۔ امیر معاویہؓ جو علاقہ شام کے حاکم تھے، انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپؓ ان کے ہاں چلے آئیں مگر آپؓ نے فرمایا کہ مَیں قرب رسولؐ کو چھوڑنا کسی حالت میں بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ فوج بھجونے کی امیر معاویہؓ نے پیشکش کی مگر حضرت عثمانؓ نے اسے بھی قبول نہ کیا کہ اہل مدینہ کو اس سے تکلیف ہو گی۔ جملہ عُمّال نے اگرچہ حضرت عثمانؓ کو اسے سختی سے کچل ڈالنے کا مشورہ دیا مگر حضرت عثمانؓ نے اس مشورہ کو قبول نہ فرمایا۔

اُدھر سبائی گروہ اپنے فتنہ کو فروغ دینے کے لئے سازشوں میں مصروف تھے۔ پہلے انہوں نے یہ پروگرام بنایا کہ مصر، بصرہ اور کوفہ تینوں علاقوں کے کچھ لوگ وفد بنا کر مدینہ جائیں اور مشہور کر دیں کہ وہ خلیفہ وقت کے حکام کی بدعنوانیوں کی رپورٹ لے کر جا رہے ہیں۔ اس طرح ان کی نیتوں پر کسی کو شک نہ گزرے گا اور عوام مزاحم نہیں ہوں گے۔ حضرت عثمانؓ کو علم ہوا تو دو معتبر صحابہؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ معلوم کریں کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں اور ان کے کیا مطالبات ہیں۔ صحابہؓ نے واپس آکر بتلایا کہ وہ لوگ آپؓ کی غلطیاں جتا جتا کر آپؓ کو خلافت سے علیحدہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں اور اگر ان کی خواہش کے مطابق آپؓ خلافت سے دستبردار نہ ہوئے تو آپؓ کو وہ قتل کر دیں گے۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ مسکرائے۔ انصار اور مہاجرین کے معزز سرداروں کو بلا کر آپ نے مشورہ کیا کہ ان کے بارہ کیا کیا جائے۔ سب نے متفقہ طور پر کہا کہ ان شرانگیزوں کو موت کے گھاٹ اُتار دینا چاہیے۔ لیکن حضرت عثمانؓ بغیر شرعی حد کے کسی کو قتل کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے وفد کو بلا کر ان کی شکایات سنیں اور ہر ایک الزام کا مفصّل جواب دینا شروع کر دیا۔ فتنہ پردازوں کی طرف سے حضرت عثمانؓ کے خلاف اگرچہ الزامات کی ایک بہت لمبی فہرست پیش کی گئی اور ان کے تسلّی بخش جوابات بھی دیئے گئے مگر اس سے فتنہ پردازوں کی تسلّی کیسے ہو سکتی تھی کیونکہ ان کا تو مقصد ہی فتنہ و شرارت تھی۔ حضرت عثمانؓ نے باغیوں اور مفسدین کے سامنے بار بار اپنی صفائی پیش کی۔ اسلامی خدمات یاد دلائیں مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ تنگ آکر فرمایا "یاد رکھو! بخدا! اگر آج تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر قیامت تک نہ ایک ساتھ نماز پڑھو گے اور نہ ایک ساتھ جہاد کرو گے۔"

بالآخر باغیوں نے محاصرہ حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ حضرت عثمانؓ شہادت کے وقت تلاوت قرآن کریم کر رہے تھے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت نے قومی وحدت اور اُمّتِ مسلمہ کی مرکزیت اور شیرازہ بندی کو کچھ اس طرح برہم کیا کہ کسی کے سنبھالے نہ سنبھلی اور حضرت عثمانؓ کی وہ پیشگوئی حرف بحرف درست ثابت ہوئی جو آپؓ نے شہادت سے چند روز قبل فرمائی تھی کہ "یاد رکھو! بخدا اگر آج تم نے مجھے قتل کر دیا تو قیامت تک ایک ساتھ نماز نہ پڑھ سکو گے۔" چنانچہ اس کے بعد مسلمان کئی گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئے اور پھر ان فتنہ پردازوں نے عصبیت، قبائلی رقابتوں اور اسلامی نظام سے نو مسلموں کی لاعلمی اور عدم تربیت کے باعث تشتُّت و افتراق کی ایسی آگ روشن کی کہ مسلمانوں کی تلواریں اپنے بھائیوں کے خلاف بے نیام ہونے لگیں۔ شیعہ، سنی، خارجی، عثمانی وغیرہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آنے لگے۔ اس افتراق کے نتیجہ میں اسلامی فتوحات کی رفتار مدہم پڑ گئی اور اندرونی جھگڑوں اور خانہ جنگی نے اسلامی قوتوں کو رفتہ رفتہ مضمحل کر دیا۔ آپؓ نے خلافت کے منصب کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں قائم رکھا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

یَا عُثْمَانُ اِنَّہٗ لَعَلَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادُوْکَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ لَھُمْ

(الترمذی فی الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان)

کہ اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیص (قمیصِ خلافت) پہنائے گا پس اگر لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔

حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں اختلافات کا آغاز اور اس کی وجوہات کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

”حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ“ یہ دونوں بزرگ اسلام کے اوّلین فدائیوں میں سے ہیں اور ان کے ساتھی بھی اسلام کے بہترین ثمرات میں سے ہیں۔ ان کی دیانت اور ان کے تقویٰ پر الزام کا آنا درحقیقت اسلام کی طرف عار کا منسوب ہونا ہے۔ اور جو مسلمان بھی سچے دل سے اس حقیقت پر غور کرے گا اُس کو اِس نتیجہ پر پہنچنا پڑے گا کہ ان لوگوں کا وجود درحقیقت تمام قسم کی دھڑابندیوں سے ارفع اور بالا ہے اور یہ بات بے دلیل نہیں بلکہ تاریخ کے اوراق اس شخص کے لئے جو آنکھ کھول کر ان پر نظر ڈالتا ہے اس امر پر شاہد ہیں۔ جہاں تک میری تحقیق ہے ان بزرگوں اور ان کے دوستوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ اسلام کے دشمنوں کی کارروائی ہے اور گو صحابہؓ کے بعد بعض مسلمان کہلانے والوں نے بھی اپنی نفسانیت کے ماتحت ان بزرگوں میں سے ایک یا دوسرے پر اتہام لگائے ہیں لیکن باوجود اس کے صداقت ہمیشہ بلند و بالا رہی ہے اور حقیقت کبھی پردۂ خفا کے نیچے نہیں چھپی۔“

(اسلام میں اختلافات کا آغاز، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 249)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو تعلق تھا اور آپؐ کی نظر میں ان کا جو مقام تھا اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ سے بغض رکھنے والے ایک شخص کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھا۔ اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپؐ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں لیکن آپؐ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کسی کی نماز جنازہ چھوڑی ہو۔ اس پر آپؐ نے فرمایا یہ شخص عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔“ (سنن الترمذی ابواب المناقب باب فی مناقب عثمان...... حدیث نمبر 3709)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اپریل 2021ء)

حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں سازشیں

سامعین! حضرت عثمانؓ کی شہادت پر مدینہ میں سراسیمگی پھیل گئی۔ باہر سے آنے والے فتنہ پرداز اور شورش پیدا کرنے والوں کا مدینہ میں اجتماع تھا۔ کہا جاتا ہے، اُس وقت ان فتنہ پردازوں کی تعداد جو عبد اللہ بن سبا کی سازش سے حضرت عثمانؓ پر حملہ آور ہوئے تھے، دو ہزار تھی۔ اُدھر مدینہ میں بھی ایسے لوگ تھے جو ان سازشیوں اور فتنہ پردازوں سے ملے ہوئے تھے۔ قاتلین حضرت عثمانؓ نے جو ناموافق حالات مدینہ میں پیدا کر دیئے تھے، اس کے پیش نظر مدینہ کے مہاجرین و انصار و تابعین نے حضرت علیؓ سے درخواست کی کہ وہ فوری طور پر خلافت کا منصب سنبھال لیں اور بیعت لیں لیکن حضرت علیؓ نے انکار کیا۔ بالآخر مسلمانوں کا بے حد اصرار پر مسجدِ نبوی میں اجتماع ہوا اور تمام مہاجرین و انصار کے مشورہ اور بار بار کے اصرار سے حضرت علیؓ نے بیعت لی۔ ان سب سازشیوں نے یہ چال چلی کہ سب نے حضرت علیؓ کی بیعت کر لی۔ لیکن درپردہ خلافتِ حقّہ اسلامیہ کے خلاف اپنی سازشوں میں لگے رہے۔ اس طرح حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں سبائی سازشیوں کی پہلی چال خلافتِ راشدہ کو نقصان پہنچانے میں حضرت علیؓ کو خلیفہ منتخب کروانے میں ان لوگوں کی شرکت اور ان کی بیعت میں شمولیت تھی جنہوں نے فی الواقع حضرت عثمانؓ کو قتل کیا تھا اور ان کی شرکت بھی جو آپؓ کے قتل کے محرکات اور اس میں اعانت کرنے والے تھے اور مجموعی طور پر سارے فتنہ و فساد کے ذمہ وار تھے، ان کی شمولیت نے اور دوسری طرف سرکردہ اصحاب النبیؐ کے اس خیال نے خلافت کے احترام کا یہ تقاضا ہے کہ قاتلین عثمانؓ سے فوری طور پر قصاص لیا جائے، بڑی مشکل پیدا کر دی۔ حضرت علیؓ کا یہ خیال تھا کہ قصاص کا مسئلہ حالات کے درست ہونے تک مؤخر کیا جائے۔

ان حالات کو دیکھ کر سازشیوں کی ایک جماعت نے جو حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک تھے، یہ چال چلی کہ حضرت عائشہؓ کو اس بات پر آمادہ کریں کہ آپؓ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے جہاد کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس خیال کے پیش نظر کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا بدلہ ضروری ہے، اس بات کا اعلان کر دیا اور صحابہ کرامؓ کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ وغیرہ سرکردہ اصحاب آپؓ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے مفسدین کی فتنہ انگیزیوں کے پیش نظر فوری طور قصاص لینے کی وجہ سے جن مشکلات کے پیش آنے کا خطرناک اندیشہ تھا، ان کا بعض صحابہؓ کے سامنے ذکر کیا۔ صحابہؓ کے ایک وفد نے جو آپؓ کے پاس اس غرض سے آیا تھا ان باتوں کو سن کر آپؓ کی مجبوری کو تسلیم کیا اور اس کے پیش نظر سازگار حالات کے قیام تک قصاص مؤخر کرنے میں آپ سے اتفاق کیا اور ممکنہ

تصادم مابین حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ میں دور ہو گیا۔ لیکن دراصل مفسدین اور فتنہ پردازوں کا اصل منشاء تو حضرت علیؓ کی خلافت میں رخنہ ڈالنا تھا۔ چنانچہ ان سازشوں اور فتنوں کی وجہ سے حضرت علیؓ کے لیے کام کرنا مشکل ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے ایک خطبہ میں اپنی فوج کو جمع کر کے جب بصرہ کی طرف کوچ کرنے والے تھے، فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمّت کا اتحاد خلیفہ اول کے ذریعہ قائم رکھا، پھر خلیفہ دوم کے ذریعہ، پھر خلیفہ سوم کے ذریعہ۔ پھر شہادت عثمانؓ کا حادثہ ہوا اور مختلف قوموں نے اپنی دنیا طلبی کی خاطر اُمّت میں پھوٹ ڈال دی۔ ان لوگوں کو اس بات کا حسد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو کیوں فضیلت عطا فرمائی۔ اس لئے یہ لوگ چاہتے تھے کہ زمانہ کو پھر دورِ جاہلیت میں تبدیل کر دیں، تاکہ ایک دوسرے پر کوئی فضیلت باقی نہ رہے.... خبردار! مَیں کل یہاں سے بصرہ کی طرف کوچ کروں گا، تم لوگ بھی میرے ساتھ کوچ کرو۔ ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہر گز نہ جائے، جس نے حضرت عثمانؓ کی شہادت میں کسی قسم کی معاونت کی ہو یا اس میں کسی قسم کا حصہ لیا ہو۔ یہ بے وقوف لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں“

قاتلینِ عثمانؓ کے گروہ نے حضرت علیؓ کا یہ خطبہ سن کر اپنی خیریت نہ دیکھی۔ انہوں نے باہمی خفیہ مجالس منعقد کر کے مشورے لیے، جس پر عبداللہ بن سباء کے اس مشورے پر اتفاق کیا گیا کہ حضرت عائشہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں کسی طرح صلح نہ ہونے دی جائے کیونکہ اگر ان کی صلح ہو گئی تو ان کے خونوں پر ہو گی۔ اس فیصلہ کے ماتحت فسادی گروہ نے جو سینکڑوں، ہزاروں کی تعداد میں تھے، جب کہ باہم صلح کی سکیم، سفیروں کی گفتگو کے بعد مکمل ہو چکی تھی، رات کو اچانک عہد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کی فوج پر حملہ کر کے جنگ کی طرح ڈال دی، جس میں ہزاروں مسلمان دونوں طرف سے مارے گئے۔ بالآخر حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ میں صلح ہو گئی، مگر امیر معاویہؓ نے صفین میں حضرت علیؓ کے خلاف فوج جمع کی۔ حضرت علیؓ کو بھی مقابلہ میں اپنی فوج کے ساتھ باہر نکلنا پڑا۔ ان میں منافقین اور فتنہ پرداز سازشیوں کی بھی بہت بڑی تعداد تھی۔ چنانچہ امیر معاویہؓ کی طرف جب ابو مسلم قاصد نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ ”اگر قاتلینِ عثمانؓ کو میرے حوالے کر دو تو مَیں اور تمام اہل شام آپ کی بیعت کر لیں گے۔“ اس پر فوراً حضرت علیؓ کی فوج میں سے دس ہزار مسلم نوجوانوں نے آگے بڑھ کر کہا کہ ہم سب قاتلین عثمانؓ ہیں، گرفتار کر لو اور لے چلو۔

(خلفائے راشدین صفحہ 300)

دوسری مرتبہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ابو درداء اور حضرت امامؓ کے ہاتھ حضرت علیؓ کے پاس کہا بھیجا کہ

”اگر آپؓ قاتلین عثمانؓ میرے سپرد کر دیں تو سب سے پہلے آپؓ کی بیعت کرنے کے لیے تیار ہوں“۔ تو اس پیغام کے سنتے ہی حضرت علیؓ کی فوج میں بیس ہزار سپاہی باہر نکل آئے اور چلانے لگے کہ ہم ہیں قاتلان عثمانؓ۔

(خلفائے راشدین صفحہ 303)

ایسے ہی مفسدین اور ان کے پیدا کردہ حالات کی وجہ سے حضرت علیؓ کا یہ موقف تھا کہ پہلے نظام کا استحکام ضروری ہے، اس کے بعد قصاص کی طرف توجہ دی جائے گی۔ اس معاملہ میں آپؓ ہی کا موقف درست تھا اور اس موقف کی تائید میں آپؓ کا ساتھ دینا ہر ایک کے لئے ضروری اور لازمی تھا اور کسی خاص شرط کی وجہ سے بیعت سے توقف کرنا دراصل استحکام نظامِ خلافت میں رخنہ پیدا کرنے کے مترادف تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اِس زمانہ کے مامور اور حکم وعدل ہیں، حضرت علیؓ کے مؤقف کو درست قرار دیتے ہوئے فرمایا ”وَالحَق اَنَّ الحَقَّ مَعَ المُرتَضٰی فَمَنْ قَاتَلَہٗ فِی وَقتِہٖ فَقَدْ بَغٰی وَطَغٰی“ (سر الخلافہ) سچ ہے کہ حق حضرت علی المرتضیٰ کی طرف تھا، پس ان کے وقت میں جس نے بھی ان سے مقاتلہ کیا، اس نے بغاوت کی اور سرکشی دکھائی۔

جنگ صفین، جس میں حضرت معاویہؓ کے حامیوں کو شکست ہو رہی تھی ان کے بعض سرکردہ ساتھیوں نے یہ ہوشیاری کی کہ نیزوں پر قرآن اٹھالئے اور کہا کہ جو کچھ قرآن فیصلہ کرے وہ ہمیں منظور ہے اور اس غرض کے لیے حکم مقرر ہونے چاہئیں۔ اس پر انہی فتنہ پردازوں اور مفسدین نے جو حضرت عثمانؓ کے قتل کی سازشوں میں شامل تھے، حضرت علیؓ پر یہ زور دینا شروع کیا کہ یہ بالکل درست کہتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے بہتیرا انکار کیا مگر انہوں نے اور کچھ ان کمزور طبع لوگوں نے جو ان کے دھوکے میں آگئے تھے حضرت علیؓ کو اس بات پر مجبور کیا۔ حضرت معاویہؓ کی طرف سے عمرو بن العاصؓ اور حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حکم مقرر کئے گئے۔ یہ تحکیم دراصل قتل عثمانؓ کے واقعہ میں تھی اور شرط یہ تھی کہ قرآن کے مطابق فیصلہ ہو گا لیکن حکمین نے جو غلط فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ حضرت علیؓ معزول ہو جائیں۔ یہ فیصلہ چونکہ غیر متعلق اور قرآن کریم کے مطابق نہ تھا، کیونکہ جس غرض کے لیے انہیں مقرر کیا گیا تھا اس سے علیحدہ ہو کر انہوں نے ایک اور امر کے

متعلق فیصلہ دے دیا تھا، اس لئے حضرت علیؓ نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اس انکار میں آپ حق پر تھے۔ مفسدین نے حضرت علیؓ کے مؤقف کو تسلیم نہ کیا اور بیعت سے علیحدہ ہو گئے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ علیحدہ ہونے والوں کی تعداد بارہ ہزار کے قریب تھی۔ بہر حال یہ لوگ بیعت سے علیحدہ ہو گئے اور اس وجہ سے خوارج کہلائے اور اس مذہب کی ترویج شروع کی کہ واجب الاطاعت خلیفہ کوئی نہیں، کیونکہ کسی ایک شخص کو امیر و واجب الاطاعت ماننا لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہ کے خلاف ہے۔

(تاریخ الکامل جلد 2 صفحہ 130)

ان خارجیوں نے حضرت علیؓ کی تکفیر و تکذیب کی اور بالآخر سازش کر کے حضرت علیؓ کو بھی شہید کر دیا۔ خارجیوں نے امیر معاویہؓ کو بھی قتل کرنے کی سازش کی مگر وہ بچ نکلے۔ یہ سازشی اور فتنہ پرداز اور ان کے ساتھ شامل ہونے والے ایسے لوگ تھے کہ ان میں سے کوئی بھی سابق بالایمان نہیں تھا۔ سب نئے مسلمان تھے جن کے دلوں میں خدا، رسول اور خلیفۃ الرسول کی جو عظمت ہونی چاہیے وہ بالکل نہ تھی۔ نہ انہوں نے اسلام میں تربیت حاصل کی تھی، نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی صحبت سے فائدہ اٹھایا تھا اور سبائی فتنہ پردازوں کا تو مقصد ہی یہ تھا کہ خلافتِ راشدہ کے نظام کو کلی طور پر ختم کر کے اسلام کی ترقی اور دین کی تمکنت کے کام میں روک ڈال دی جائے۔

خلیفہ گو چنتے ہیں اہل وفا
مگر اُس میں ہوتی ہے حق کی رضا
خلافت خدا کی نمائندگی
اسی کی جھلک اور درخشندگی

(بتعاون: چوہدری ناز احمد ناصر۔ لندن)

✡✡✡✡